فعل اور اقسام فعل

(II)

۱-فعل معروف :

وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہوتا ہے اور فعل کی نسبت بھی فاعل کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے : احمد آمد (احمد آیا)، پرویز نان خورد (پرویز نے روٹی کھائی)۔ یہاں دونوں جملوں میں فاعل معلوم ہے۔

۲-فعل مجہول :

اس کا فاعل نامعلوم رہتا ہے اور اس کی جگہ پر مفعول رہتا ہے۔ اس لیے یہ بات ذہن میں ضرور رکھنی چاہیے کہ فعل مجہول ہمیشہ فعل متعدی ہی سے بنایا جاسکتا ہے۔

فعل مجہول بنانے کا طریقہ

فعل مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق واحد غائب کے آخر میں ''ہ'' بڑھاتے ہیں اور اس کے بعد شدن مصدر سے وہ فعل جس کا مجہول بنانا ہے زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے :

خورد سے خوردہ شد (ماضی مطلق مجہول)

خوردہ شدہ است (ماضی قریب مجہول)

خوردہ شدہ بود (ماضی بعید مجہول)

خوردہ باشد (ماضی ناتمام مجہول)

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

خوردہ شدہ باشد (ماضی شکیہ مجہول)

خوردہ شدی (ماضی تمنائی مجہول)

خوردہ شود (فعل مضارع)

خوردہ می شود (فعل حال)

خوردہ خواہد شد (فعل مستقبل)

معنی کے اعتبار سے فعل کی قسمیں

معنی کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں :

(ا) فعل لازم (۲) فعل متعدی (۳) فعل ناقص

ا- فعل لازم :

وہ فعل ہے، جو مفعول کا محتاج نہ ہو یعنی اس کا کام فاعل پر تمام ہو جائے۔ جیسے : فرہاد آمد، گل شگفت۔

۲- فعل متعدی :

وہ فعل ہے، جو مفعول کا محتاج ہو یعنی اس کا کام فاعل پر تمام نہ ہو۔ جیسے : من کتاب خواندم، اوشان نامہ می نویسند۔

۳- فعل ناقص

وہ فعل ہے، جو اپنے معنی پورا کرنے کے لیے فاعل کے علاوہ ایک اور لفظ کا محتاج ہو اس لفظ کو ''متمم'' کہتے ہیں۔ جیسے زید بیمار است۔ خورشید غروب شد۔

اثبات و نفی کے اعتبار سے فعل کی قسمیں

اثبات و نفی کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں : (ا) مثبت (۲) منفی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

۱- مثبت :

وہ فعل ہے، جس سے کام کے کرنے یا ہونے کا پتا چلتا ہے۔ جیسے : دلاور درس خواند۔ آفتاب برآمد۔

۲- منفی :

وہ فعل ہے، جس سے کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا سمجھ میں آئے۔ جیسے دلاور درس نخواند۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل مثبت کے آغاز میں حرف نفی ''نہ'' بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے : گفت سے نگفت، شد سے نشد۔

اگر فعل کا پہلا حرف الف ہو تو اس صورت میں اسے ''ی'' سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے انداخت سے نینداخت، اور اگر فعل کا پہلا حرف ''آ'' ہو تو ''یا'' سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے آمد سے نیامد۔

فعل اخباری و فعل التزامی :

فعل کے استعمال کا بہر حال ایک مقصد ہوتا ہے اور اس طرح اس کے دو پہلو سامنے آتے ہیں۔ یعنی ''اخباری'' اور ''التزامی''۔

فعل اخباری :

وہ فعل ہے جس کا استعمال کسی کام یا حالت کی خبر دینے کے لیے عمل میں آیا ہو۔ جیسے : آمد۔

فعل التزامی :

وہ فعل ہے جس کا استعمال کسی شرط کے ساتھ کام یا حالت کو بتانے کے لیے عمل میں آیا ہو۔ جیسے : بیامد۔

قاعدہ : فعل اخباری، مصدر سے بنتا ہے۔ جیسے : آمدن سے آمد، گفتن سے گفت، گوید۔ جب کہ فعل التزامی، فعل اخباری کے پہلے ''ب'' جوڑ کر بناتے ہیں جیسے آمد سے بیامد، گفت، سے بگفت، گوید سے بگوید۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

یاد دہانی

* فعل اخباری میں کہنے والا جس بات کی خبر دیتا ہے اس کا یقین رکھتا ہے جب کہ فعل التزامی میں فعل کا واقع ہونا مسلّم نہیں ہوتا بلکہ مشروط ہوتا ہے۔
* ''وجوہِ فعل'' یعنی فعل کا اخباری و التزامی ہونا اس لحاظ سے عام ہے کہ یہ صورت کسی بھی فعل کے ساتھ ہوسکتی ہے۔ البتہ وجوہِ فعل کے اعتبار سے مضارع اخباری و التزامی کی خاص اہمیت ہے۔

مصدر سے بننے والے اسم

مصدر سے طرح طرح کے فعل ہی نہیں بنتے ہیں بلکہ اسم بھی بنتے ہیں جیسے اسم مصدر (حاصل مصدر) اسم مفعول، اسم مفعول استمراری، اسم فاعل اور مصدر بہ طریق تعدیہ۔

حاصل مصدر :

حاصل مصدر، وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے اور اس سے مصدر کی کیفیت یا اس کا اثر سمجھا جائے۔ جیسے خواستن سے خواہش، شکستن سے شکست۔ حاصل مصدر کو اسمِ مصدر بھی کہتے ہیں۔

یاد دہانی

حاصل مصدر کی مثالیں مختلف صورت میں سامنے آتی ہیں۔ جیسے :

مصدر	حاصل مصدر
بخشیدن	بخشش
رفتن	رفتار
آسودن	آسودگی
پسندیدن	پسند
رمیدن	رم
آمدن	آمد

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ان مثالوں سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ حاصل مصدر بنانے کا کوئی مقررہ قاعدہ نہیں ہے۔

اسم مفعول :

اسم مفعول مصدر سے بنتا ہے اور مفعول کا معنی دیتا ہے۔ جیسے :آمدن سے آمدہ (آیا ہوا، آکر)۔
اسم مفعول بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مصدر کے ''ن'' کو ''ہ'' سے بدل دیا جائے۔ جیسا کہ اوپر دی گئی مثال سے ظاہر ہے۔ اسم مفعول کا دوسرا نام ''ماضی معطوفہ'' بھی ہے۔ ''آمدہ'' کے معنی ''آکر'' اِسی بات کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے :

احمد این جا آمدہ گفت (احمد نے یہاں ''آکر'' کہا)

یاد دہانی

* اسم مفعول مصدر کے مادۂ ماضی سے بنتا ہے یعنی آمدن سے ''آمد'' اور ''آمد'' سے ''آمدہ''۔ یہ دراصل بتانے یا سمجھنے کا الگ الگ انداز ہے ورنہ بات ایک ہی ہے کہ آمدن سے ''آمدہ'' کہا جائے یا ''آمد'' سے آمدہ۔
* اسم مفعول کو ''ماضی معطوفہ'' کے نام سے یاد کرنے کی وضاحت یہ ہے کہ اس طرح یہ اسم فعل معطوف کا کام دے دیتا ہے یعنی ''احمد این جا آمدہ گفت'' دراصل ''احمد این جا آمد و گفت'' ہے۔

اسمِ مفعول استمراری :

اسم مفعول استمراری مصدر سے بنتا ہے اور حالت و کیفیت کو بتاتا ہے۔ اس لیے اس کو اسمِ حالیہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے : خندیدن سے خندان (ہنستے ہوئے)۔
اسم مفعول استمراری کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل مضارع صیغہ واحد غائب کے آخری حرف کو ''ان'' سے بدل دیا جائے۔ جیسے : خندیدن سے مضارع ''خندد'' اور ''خندد'' سے اسم مفعول ''خندان''۔

یاد دہانی

اسم مفعول اور اسم مفعول استمراری دونوں ہی مصدر سے بنتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ اسم مفعول

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مصدر کے مادۂ ماضی سے بنتا ہے اور اسم مفعول استمراری، مصدر کے مادۂ مضارع سے۔

اسم فاعل :

اسم فاعل مصدر سے بنتا ہے اور فاعل کا معنی دیتا ہے یعنی کام کرنے والے کو بتلاتا ہے۔ جیسے : کردن سے کنندہ اور کارکن۔ اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قیاسی اور (۲) سماعی

۱- اسم فاعل قیاسی :

وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا قاعدہ مقرر ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے کہ مضارع صیغہ واحد حاضر کے آخری حرف کو ''ندہ'' سے بدل دیا جائے۔ جیسے رفتن سے مضارع واحد حاضر ''روی'' اور ''روِی'' سے اسم مفعول استمراری ''روندہ''۔

۲- اسم فاعل سماعی :

وہ اسم فاعل ہے جس کے بنانے کا قاعدہ مقرر نہیں۔ سماعی سے اشارہ ہے سنا ہوا ہونے کی طرف یعنی اہل زبان سے جیسا سننے میں آیا ویسا ہی استعمال کیا گیا جیسے کردن سے کارکن، خریدن سے خریدار۔

مصدر بہ طریق تعدیہ

مصدر بہ طریق تعدیہ بنانے کی صورت یہ ہے کہ فعل مضارع واحد غائب کے آخری حرف کو ''انیدن'' سے بدل دیا جائے جیسے خورَد سے خورَانیدن، دوَد سے دوانیدن۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

قید اور اس کی قسمیں

قید وہ کلمہ ہے جو صفت، فعل یا کسی دوسرے لفظ سے پہلے آتا ہے اور زمان، مکان، مقدار یا حالت کو واضح کرتا ہے۔ جیسے اگر کہا جائے کہ اسلم امروز بہ مدرسہ رفت۔ جمشید بسیار دانا است۔ احمد پیادہ بہ مدرسہ آمد۔ توان مثالوں میں الفاظ امروز، بسیار اور پیادہ قید ہیں۔

یاددہانی

کبھی ممکن ہے ایک قید دوسری قید کے ساتھ آئے۔ جیسے : باران، بسیار شدید می بارد۔ اس جملے میں بسیار، اور شدید دونوں قید ہیں۔

قید کی قسمیں

مجموعی طور پر قید کی دو قسمیں ہیں : (ا) مختص (۲) مشترک

ا۔ مختص :

مختص وہ ہے جو قید کی حالت کے بیان کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے : ہنوز، ہرگز، البتہ وغیرہ۔ ہنوز او نیامدہ است۔ جمشید ہرگز دروغ نگفتہ است۔ البتہ بہ دیدار استاد خواہم رفت۔

۲۔ مشترک :

وہ ہے جو حالت قید کے ساتھ صفت بھی واقع ہوتا ہے۔ جیسے : خوب، بد، نیک، سخت وغیرہ۔ ''کودک نیک''۔ اس مثال میں ''نیک'' صفت ہے اور اگر کہیں ''نیک دیدم'' تو یہاں ''نیک'' قید

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہے۔ ''سنگ سخت'' اس جملے میں ''سخت'' قید کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

معنی کے اعتبار سے قید کی قسمیں

معنی کے اعتبار سے قید کی بہت سی اقسام ہیں، جن میں سے بعض مشہور اقسام کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱- **قید زمان** : ساعت، روز، سال، دیشب یا دوش، فردا، ہمیشہ، پیوستہ، گاہ، گاہی، ناگاہ، ناگہاں، ہموارہ، دیر، زور، بامداد۔

۲- **قید مکان** : اینجا، آنجا، راست، چپ، بالا، پایین، دور، نزدیک، ہرجا، ہمہ جا

۳- **قید مقدار** : بس، بسی، بسیار، کمی، خیلی، فراوان، چند، چندان

۴- **قید کیفیت** : راست، درست، نیک، خوب، پیادہ، شادان

۵- **قید تصدیق و تاکید** : البتہ، لاجرم، ناچار، بدرستی، بی گمان

۶- **قید نفی** : نہ، ہرگز، اصلاً، ابداً، مطلقاً، ہیچ، بہ ہیچ وجہ

۷- **قید وصف** : عاقلانہ، دلیرانہ، خردمندانہ، عاشقانہ، مردانہ وغیرہ۔

یاد دہانی

صفت کے آخر میں (انہ) بڑھا کر قید وصف بناتے ہیں۔

۸- **قید استثنا** : جز، بجز، غیر از، مگر، اِلا

۹- **قید تمنا** : کاش، ای کاش، کاش کہ، بود کہ

۱۰- **قید استفہام** : کدام، چسان وغیرہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حروف اور اقسامِ حروف

حروف کی تین قسمیں ہیں :

(۱) حروف اضافہ (۲) حروف ربط (۳) حروف اصوات

۱- حروف اضافہ :

وہ حروف ہیں، جو دو الفاظ کے درمیان نسبت پیدا کرتے ہیں اور ان کے رشتے کو بتاتے ہیں۔

جیسے : من بہ قلم نویسم۔ او از خانہ آمد۔

مذکورہ بالا دونوں جملوں میں ''بہ'' اور ''از'' حروف اضافہ ہیں۔

حروف اضافہ کی دو قسمیں ہیں : (۱) مفرد جیسے ''ب'' (۲) مرکب جیسے ''از''

اضافہ کے طور پر درج ذیل حروف کا استعمال ہوتا ہے :

با، از، بر، در، اندر، بہر، برای، روی، زیر، سوی، میان، پی

۲- حروف ربط :

وہ حروف ہیں، جو دو جملوں کو جوڑنے کا کام کرتے ہیں۔ اس کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد حروف ربط درج ذیل ہیں :

و، یا، اگر، پس، نہ، تا، چوں چہ

مرکب حروف ربط درج ذیل ہیں :

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

چونکہ، چندانکہ، زیراکہ، ہمین کہ، ہمانکہ، بلکہ، چنانکہ، چنانچہ، تا اینکہ، اگرچہ

حروف اصوات :

وہ کلمات یا حروف ہیں جو کسی دماغی و قلبی کیفیت یعنی ندا، تحسین، تعجب، حسرت، افسوس، نفرت اور خوف کو ظاہر کرتے ہیں۔

تحسین و آفرین کے لیے : آفریں، زہ، زہی، خہ، خوشا، خنک، بہ بہ، احسن، مرحبا

تعجب کے لیے : للعجب، عجبا، شگفتا، وہ وہ

افسوس کے لیے : افسوس، دردا، دریغا، حیف، فغان، ہیہات، کاش

تحذیر و نفرت کے لیے : الا، زنہار، ہا، ہلا

دعا کے لیے : بادا، مبادا

ندا کے لیے : ای، یا

کچھ مرکب اصوات بھی فارسی میں مستعمل ہیں۔ جیسے : بارک اللہ، سبحان اللہ، پناہ بخدا، پائندہ باد، زندہ باد۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

پیشوند / پسوند

وہ حروف جو کلموں کے شروع میں جُڑتے ہیں اور معنی میں فرق لاتے ہیں انھیں پیشوند یا پیشاوند کہا جاتا ہے۔ اسی کا ایک نام "سابقہ" اور وہ حروف جو کلموں کے آخر میں جُڑتے اور معنی میں فرق لاتے ہیں انھیں پسوند یا پساوند کہا جاتا ہے، جس کا ایک نام لاحقہ بھی ہے۔

پیشوند / سابقہ کی کچھ مثالیں :

ب	: گفت سے بگفت		با	: ہنر سے باہنر
بی	: ہنر سے بی ہنر		بر	: آمدن سے برآمدن
در	: آمدن سے درآمدن		فرا	: گرفتن سے فرا گرفتن
فرو	: رفتن سے فرو رفتن		فرود	: آمدن سے فرود آمدن
نا	: روا سے ناروا		وا	: کردن سے واکردن
ہم	: درد سے ہم درد		ن	: رود سے نرود
م	: رو سے مرو			

پسوند / لاحقہ کی چند مثالیں :

الف	: شاہ سے شاہا		ک	: کنیز سے کنیزک
م	: دو سے دوم		ی	: دوست سے دوستی
ین	: زر سے زرّین		اک	: پوش سے پوشاک

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ناک : درد سے دردناک	مند : خرد سے خرد مند
یار : ہوش سے ہوشیار	ور : مزد سے مزدور
بان : مہر سے مہربان	گاہ : شام سے شام گاہ
ستان : گل سے گلستان	کدہ : گل سے گل کدہ
لاخ : سنگ سے سنگلاخ	سار : کوہ سے کوہسار
زار : مرغ سے مرغ زار	کار : جفا سے جفا کار
دار : خانہ سے خانہ دار	فام : سیہ سے سیہ فام
تر : بد سے بدتر	ترین : بد سے بدترین
چی : قہوہ سے قہوہ چی	سرا : مہمان سے مہمان سرا

یاد دہانی

پیشوند اور پسوند وہ الفاظ ہیں، جو تنہا استعمال نہیں ہوتے اور نہ ہی ان کا مستقل معنی ہوتا ہے بلکہ یہ ہمیشہ دوسرے الفاظ کے ساتھ جڑے رہتے ہیں ان کے جُڑنے سے نیا معنی و مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ جدید فارسی قواعد میں پیشوند اور پسوند کے علاوہ اب میاوند کی طرف بھی اشارے کیے جانے لگے ہیں۔ اس سے مراد اُن حروف سے ہے، جو دو الفاظ کے درمیان آتے ہیں، جیسے سراسر، لبالب، روز بروز، سربسر وغیرہ۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حروف کے چند مختلف معانی

(الف)

الف کا استعمال مختلف معنوں میں ہوتا ہے۔ جیسے :

الف فاعلیت : یہ امر حاضر کے آخر میں فاعلی معنی کے لیے بڑھایا جاتا ہے۔ جیسے گوی سے گویا، بین سے بینا، دان سے دانا۔

الف ندا : کسی اسم کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔ جیسے کریما، الٰہا۔

الف کثرت یا مبالغہ : خوشا۔

الف قسم : جیسے حقا۔

الف اتصال : یہ دو ہم جنس لفظوں کو مربوط کرتا ہے۔ جیسے سراسر، لبالب۔

الف زاید : یہ کسی لفظ کے ابتدا میں ہوتا ہے۔ جیسے اسکندر۔

الف مفعولی : امر حاضر کے آخر میں آکر مفعولی معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے پذیر سے پذیرا۔

(ب)

ابتدا کے معنی میں: بنام خدا (یعنی میں خدا کے نام سے ابتدا کرتا ہوں)۔

استعانت کے لیے : بقلم خود۔

علت کے لیے : سحر بوی گلستان دمی شدم در باغ۔

ظرفیت کے لیے : بعہد تو می بینم عافیت روزگار۔

اتصال کے لیے : دمبدم، روز بروز۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

عوض کے لیے : این قلم را بہ پنج روپیہ خریدم۔
برائے کے معنی میں : بزیارتِ شما آمدم۔
زاید : جیسے بگفت، برو۔
قسم کے لیے : بخدا این کارِ نہ کردہ ام۔

(ت)

''ت'' کا استعمال چند معنوں میں ہوتا ہے۔ جیسے :
ضمیر اضافی متصل : قلمت، کلاہت۔
ضمیر مفعولی متصل : دعامی خوانمت ۔
خود کے معنی میں : قلمت بدہ۔
زیادہ : یاداشت۔

(چ)

تصغیر یعنی چھوٹائی کے اظہار کے لیے : جیسے کتابچہ، باغچہ۔
استفہام کے لیے : ایں چیست؟ شما چہ کاری کنید؟
تعجب کے لیے : چہ نام است اللہ نام خدا۔
علت کے لیے : دلی میآزار چہ آزار بینی۔
مساوات کے لے : برای نہادن چہ سنگ و چہ زر

(ش)

ضمیر متصل اضافی : جیسے کلاہش۔
ضمیر متصل مفعولی : جیسے گفتش۔
خود کے معنی میں : جیسے او کلاہش داد۔
زاید : جیسے او خودش رفت۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

حاصل مصدر بنانے کے لیے : جیسے سوزش، خلش۔

(م)

ضمیر متصل فاعلی : جیسے گفتم۔
ضمیر متصل مفعولی : جیسے گفتندم۔
ضمیر متصل اضافی : کتابم۔
بمعنی خود : من کتابم دادم۔
عدد ترتیبی کے لیے : یکم، دوم
برائے تانیث : بیگم، خانم

(ك)

تصغیر کے لیے : جیسے طفلک، کنیزک۔
بیان کے لیے : گفتم کہ خدا حاضر و ناظر است۔
علت کے لیے : مرا یاری کنی کہ موفق شوم۔
صلہ و بدلہ کے لیے : کسی کہ بدی کند، نیکی نمی بیند۔
از کے معنی میں : نزدِ من صلح بہتر کہ جنگ۔

(واو)

عطف کے لیے : زید و بکر آمدند۔
تصغیر کے لیے : پسرو
قسم کے لیے : واللہ
نسبت کے لیے : ہندو
بیان کے لیے : زر و طلا
زاید : تنومند

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

(ھائے الحاقی)

تشبیہ کے لیے : پایہ (پاؤں کے مانند) گوشہ، چرخہ۔

نسبتی : سالہ، ماہہ، سبزہ

لیاقت : مردانہ (مرد کے لائق)

تصغیر کے لیے : غزالہ، پسرہ

مفعولی : گفتہ، رفتہ

عطف : من شام خوردہ رفتم۔

(ی)

یای مصدری : دلیری، دل بستگی

خطابی : چہ آمدی، ہنوز طفلی

زاید : قربانی، حضوری

تکلمی : مخدومی

نسبتی : ہندوستانی، ایرانی

یای توصیفی یا موصولہ : کسی کہ آمدہ بود، برادر احمد بود۔

تمنا کے لیے : گفتی، خواندی۔

زاید : یکی

تنکیری یا وحدت : غالب شاعری بود۔

حروف مرکب

(از کے معانی)

ابتدائیہ : از خانہ تا اسکول رفتم۔

بیانیہ : دیوار از گل۔ خاتم از طلا۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

تبعیضیہ : گلی از بوستان چیدم۔

علت : از فقر و فاقہ بمرگ رسیدم۔

استعانت : از تیغ بکشتم۔

بر کے معنی میں : احمد از نفس خود بخیلی می کند۔

ظرفیت یعنی در کے معنی میں : اویم از چہل روز گردد تمام۔

(با کے معانی)

معیت کے معنی میں : با مال و زر آمد۔

معاوضہ : من خود را بامال و زر نمی فروشم۔

استعانت : باقلم نوشتم۔

صفت بنانے کے لیے : باہنر، با ادب

مقابلہ : فرہاد کوہ غم را با جان نمی فروشد۔

(تا کے معانی)

ابتدا : تا از تو جدا شدم بخویش بیگانہ ام۔

انتہا کے لیے : از دہلی تا کاشمیر رفتم۔

شرط کے لیے : بہ ایام تا بر نیاید بسی : : نشاید رسیدن بغور کسی

تعلیلیہ : بیا تا درین شیوہ چالش کنیم۔

عدد کے لیے : دو تا، سہ تا

"را" کے معانی

علامت مفعول : جیسے خالد را دیدم۔

علامت اضافت : ے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مرا چون بود دامن از جرم پاک
نیاید ز خبث بد اندیش پاک

بمعنی برائے : جیسے خدارا

بمعنی از : جیسے ؎

قضا را من و پیری از فاریاب
رسیدیم در خاک مغرب بر آب

بمعنی در : جیسے شب را بہ بوستان رفتم۔

زاید : جیسے یکی از دوستانِ مخلص را۔

"باز" کا استعمال

بعدیت : جیسے اوّل شمار بزوید و "باز" من بردم۔

ترک کرنا : این نااہل از حرکات خود باز نمی آید۔

لوٹنا : ہدہد خوش خبر از ملک سبا باز آمد۔

"بر" کا استعمال

اوپر : جیسے بر اسپ سوار شدم۔

باہر نکلنا : جیسے سبزہ برآمد، لالہ برآمد، آفتاب برآمد۔

اتصال : جیسے دوش بر دوش، کوہ بر کوہ۔

"در" کا استعمال

ظرفیت : جیسے در خانہ کسی ہست۔

اتصال : جیسے قطار در قطار آہو۔ کوہ در کوہ لالہ۔

زاید : جیسے (اکثر فعلوں پر) در آویخت، در گرفت، در رسید۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)